Al-Azhār

Volume 9, Issue 2 (July-December, 2023)

ISSN (Print): 2519-6707

Issue: http://www.al-azhaar.org/index.php/alazhar/issue/view/21
URL https://www.al-azhaar.org/index.php/alazhar/article/view/484
Article DOI: https://doi.org/10.5281/zenodo.12631924

Title An Introduction to the Wives of the Prophet (Peace be Upon Him) and an Analytical Study of his Domestic Life

Author (s): Hafiz Abdullah,Muhammad Abbas,Syed Muhammad Ammar

Received on: 26 June, 2023
Accepted on: 27 November, 2023
Published on: 25 December, 2023

Citation: Hafiz Abdullah,Muhammad Abbas,Syed Muhammad Ammar.”,: “An Introduction to the Wives of the Prophet (Peace be Upon Him) and an Analytical Study of his Domestic Life”,”” Al-Azhār: 9 No.2 (2023):70-82

Publisher: The University of Agriculture Peshawar

Click here for more

رسول ﷺ کی ازواج مطہرات کا تعارف اور ان کی گھریلو زندگی کا تجزیاتی مطالعہ

An Introduction to the Wives of the Prophet Peace be Upon Him and an Analytical Study of his Domestic Life

Hafiz Abdullah
**Muhammad Abbas*
***Syed Muhammad Ammar*

Abstract:
The Prophet Muhammad had eleven wives, of whom two passed away during his lifetime: Khadijah and Zainab bint Khuzaymah. Nine of his wives survived him. There are differing accounts regarding his children, but the most credible and authentic opinion is that he had three sons and four daughters. The sons were Qasim, Abdullah who was also called Tayyib Tahir and Ibrahim. The daughters were Zainab, Ruqayyah, Umm Kulthum, and Fatimah. There is no disagreement about the daughters; unanimously, they were four. The Prophet Muhammad had four slave girls, two of whom are well-known. His clothing was very simple and ordinary, reflecting a life of poverty and asceticism. His usual attire consisted of a loincloth, a sheet, a shirt, a robe, and a blanket with patches. He favoured green clothing, but his garments were generally white.
Keywords: Domestic, Muhammad, Holy ,Prophet, , Seerat-un-Nabi

....
*Student of BS Islamic Studies Sheikh Zayed Islamic Centre Punjab University, Lahore
**M.Phil, Scholar, Shaykh Zayed Islamic Centre, UOP
***M.Phil, Scholar, Shaykh Zayed Islamic Centre, UOP

آپ ﷺ کی ازواج مطہرات گیارہ تھیں۔ جن میں سے دو نے آپ کی حیات ہی میں انتقال کیا۔ایک حضرت خدیجہ، دوسری حضرت زینب بنت خزیمہ اور نو بیویاں حضور ﷺ کی وفات کے وقت تھیں۔آنحضرت ﷺ کی اولاد کے بارے میں اقوال مختلف ہیں۔سب سے زیادہ معتبر اور مستند قول یہ ہے کہ تین صاحبزادے اور چار صاحبزادیاں تھیں۔ قاسم، عبداللہ جن کو طیب اور طاہر کے نام سے بھی پکارا جاتا تھا۔ابراہیم رضی اللہ عنہ، زینب، رقیہ، ام کلثوم، فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا، صاحبزادیوں کے بارے میں کوئی اختلاف نہیں۔ بالاتفاق چار تھیں۔ آنحضرت ﷺ کی چار کنیزیں تھیں، جن میں سے دو مشہور ہیں۔آنحضرت ﷺ کا لباس نہایت سادہ اور معمولی ہوتا تھا، فقیرانہ اور درویشانہ زندگی تھی، عام لباس آپ کا تہمد، چادر، کرتہ، جبہ اور کمبل تھا جس میں پیوند لگا ہوتا تھا۔آپ کو سبز لباس پسند تھا آپ کی پوشاک عموماً سفید ہوتی تھی۔

ازواج مطہرات

آپ کی ازواج مطہرات گیارہ تھیں۔ جن میں سے دو نے آپ کی حیات ہی میں انتقال کیا۔ایک حضرت خدیجہ، دوسری حضرت زینب بنت خزیمہ اور نو بیویاں حضور ﷺ کی وفات کے وقت تھیں۔

1۔ ام المومنین خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا:

ام المومنین حضرت خدیجہؓ آپ کی پہلی بیوی ہیں اور پہلی مسلمان ہیں، آپ قبیلہ قریش سے تھیں، والد کا نام خویلد اور ماں کا نام فاطمہ بنت زائدہ تھا۔ قصی پر پہنچ کر آنحضرت ﷺ سے سلسلہ نسب مل جاتا ہے۔[1] آپ کا پہلا نکاح ابوہالہ بن زارہ تمیمی سے ہوا جن سے ہند اور ہالہ دو بیٹے پیدا ہوئے، ہند اور ہالہ دونوں مشرف بہ اسلام ہوئے۔ابوہالہ کے انتقال کے بعد عتیق بن عائذ مخزومی کے نکاح میں آئیں جن سے ایک لڑکی پیدا ہوئی جس کا نام ہند تھا ہند بھی مشرف بہ اسلام ہوئیں۔کچھ عرصے کے بعد عتیق کا بھی انتقال ہو گیا۔[2] آپ بڑی شریف اور مالدار عورت تھیں جب حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا نکاح آپ ﷺ ہوا اس وقت حضرت خدیجہ کی عمر چالیس سال اور آنحضرت ﷺ کی عمر پچیس سال تھی۔ ۱۰ نبوی میں مکہ میں انتقال ہوا اور حجون میں دفن ہوئیں آنحضرت ﷺ نے خود قبر میں اتارا، نماز جنازہ اس وقت تک مشروع نہیں ہوئی تھی۔ پچیس سال زوجیت میں رہیں، پینسٹھ سال کی عمر میں انتقال ہوا جب تک حضرت خدیجہ تھیں آنحضرت ﷺ نے کسی اور سے نکاح نہیں کیا۔[3]

2۔ ام المومنین سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا:

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے انتقال کے کچھ روز بعد ہی حضرت سودہ رضی اللہ عنہا آپ کے نکاح میں آیئں، یہ بھی اشراف قریش میں سے تھیں۔ بلوی بن غالب پر پہنچ کر آپ کا آنحضرت ﷺ سے سلسلہ نسب مل جاتا ہے والد کا نام زمعہ اور والدہ کا نام شموس بنت قیس ہے۔ پہلا نکاح ان کے چچا زاد بھائی سکران بن عمرو سے ہوا، صحابہ نے جب دوسری بار حبشہ کی طرف ہجرت فرمائی تو سودہ اور سکران بھی ان مہاجرین میں تھے، جب مکہ واپس ہوئے تو راستہ میں سکران کا انتقال ہو گیا، ایک بیٹا عبدالرحمن نامی یادگار چھوڑا جو مشرف بااسلام ہوئے اور جنگ جلولا میں شہید ہوئے۔ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کا قد لمبا اور بدن بھاری تھا، مزاج میں ظرافت تھی ، کبھی کبھی آنحضرت ﷺ کو ہنساتیں۔ ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ نے سودہ کو طلاق دینے کا ارادہ فرمایا حضرت سودہ نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھ کو اپنی زوجیت میں رہنے دیجئے، میری تمنا ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ مجھ کو آپ کی ازواج میں اٹھائے اور چونکہ میں بوڑھی ہو گئی ہوں اس لئے اپنی باری حضرت عائشہ کو ہبہ کئے دیتی ہوں۔ آپ نے ماہ ذی الحجہ ۲۳ ہجری میں مدینہ منورہ میں حضرت عمر کے اخیر زمانہ خلافت میں وفات پائی[4]

3۔ام المومنین عائشہ صدیقہ بنت صدیق رضی اللہ عنہما وعن ابیھا:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی ہیں، والدہ ماجدہ کا نام زینب اور ام رومان کنیت تھی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے خود کوئی اولاد نہ ہوئی۔ لیکن اپنے بھانجے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے نام سے ام عبداللہ اپنی کنیت رکھی، حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کے بعد ماہ شوال ۱۰ نبوی میں میں آنحضرت ﷺ نے ان سے نکاح فرمایا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی عمر اس وقت چھ سال کی تھی، ہجرت کے ساتھ آٹھ مہینہ بعد شوال ہی کے مہینے میں رخصتی اور عروسی کی رسم ادا ہوئی، اس وقت آپ کی عمر نو سال اور کچھ ماہ کی تھی، 9 سال آنحضرت ﷺ کی زوجیت میں رہیں۔ جس وقت آنحضرت ﷺ کا وصال ہوا تو حضرت عائشہ ۱۸ سال کی تھیں اڑتالیس سال آپ کے بعد زندہ رہیں اور ۵۷ ہجری میں مدینہ منورہ میں وفات پائی اور وصیت کے مطابق دیگر ازواج مطہرات کے پہلو میں رات کے وقت بقیع میں دفن ہوئیں۔ وفات کے وقت ٦٦ سال کی عمر تھی، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔[5]

4۔ ام المومنین حفصہ بنت فاروق اعظم رضی اللہ عنہما وعن ابیھا:

حضرت حفصہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی ہیں۔والدہ کا نام زینب بنت مظعون رضی اللہ عنہاہے، حضرت حفصہ بعثت سے پانچ سال قبل پیدا ہوئیں، جس وقت قریش خانہ کعبہ کی تعمیر میں مصروف تھے، پہلا نکاح خنیس بن حزافہ سہمی کے ساتھ ہوا،اپنے شوہر خنیس کے ساتھ ہجرت کر کے مدینہ آئیں، غزوہ بدر کے بعد خنیس کا انتقال ہو گیا۔[6] مشہور اور راجح قول یہ ہے کہ ۳ ہجری میں آپ نے حفصہ سے نکاح فرمایا۔[7] ایک مرتبہ رسول ﷺ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو طلاق دے دی، جبرئیل وحی لے کر نازل ہوئے "حفصہ سے رجوع کر لیجئے وہ بڑی روزہ رکھنے والی اور عبادت گزار عورت ہے اور جنت میں آپ کی بیوی ہے"۔ آپ نے رجوع فرمالیا۔شعبان ٤٥ ہجری میں مدینہ منورہ میں وفات پائی، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا زمانہ خلافت تھا۔مروان بن حکم نے نماز جنازہ پڑھائی وفات کے وقت ساٹھ سال کی عمر تھی۔[8]

5۔ام المومنین زینب بنت خزیمہ ملقب بہ ام المساکین رضی اللہ عنہا:

زینب آپ کا نام تھا چونکہ آپ بہت سخی اور فیاض تھیں، اس لئے ایام جاہلیت ہی سے ام المساکین کہہ کر پکارتی جاتی تھیں۔ باپ کا نام خزیمہ بن الحارث ہلالی تھا۔پہلا نکاح عبداللہ بن جحش سے ہوا۔۳ہجری میں عبداللہ بن جحش غزوہ اُحد میں شہید ہوئے، عدت گزرنے کے بعد رسول ﷺ نے نکاح فرمایا، پانچ سو درہم مہر مقرر ہوا نکاح کے دو تین ہی مہینے گزرے تھے کہ انتقال ہو گیا۔آنحضرت ﷺ نے خود نماز جنازہ پڑھائی، اور جنت البقیع میں دفن ہوئیں۔انتقال کے وقت ۳۰سال کی عمر تھی۔

6۔ام المومنین ام سلمہ بنت ابی امیہ رضی اللہ عنہا:

ام سلمہ آپ کی کنیت تھی۔ہند آپ کا نام تھا۔ابو امیہ قرشی مخزومی کی بیٹی تھیں۔ماں کا نام عاتکہ بنت عامر بن ربیعہ تھا۔پہلا نکاح اپنے چچازاد بھائی ابو سلمہ بن عبد الاسد مخزومی سے ہوا، انہی کے ساتھ مشرف بااسلام ہوئیں اور انہی کے ساتھ پہلے حبشہ کی طرف ہجرت کی اور پھر وہاں سے مکہ واپس آکر مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ابو سلمہ غزوہ بدر اور غزوہ احد میں شریک ہوئے۔آپ کا ٨ جمادی الآخر ٤ ہجری میں انتقال ہوا۔[9] عدت گزرنے کے بعد رسول ﷺ نے نکاح کا پیام دیا۔ماہ شوال ٤ ہجری میں آپ سے نکاح ہوا، سن وفات میں بہت

اختلاف ہے امام بخاری تاریخ کبیر میں فرماتے ہیں کہ ۵۸ ہجری میں انتقال ہوا ،واقدی کہتے ہیں کہ ۵۹ ہجری میں انتقال ہوا۔[10]

7۔ام المومنین زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا:

حضرت زینب بنت جحش آنحضرت ﷺ کی پھوپھی امیمہ بنت عبد المطلب کی بیٹی تھیں۔یعنی آپ کی پھوپھی زاد بہن تھیں۔آپ کی زوجیت میں آنے سے پہلے آپ کے آزاد کردہ غلام زید بن حارثہ کے عقد میں تھیں۔باہمی موافقت نہ ہونے کی وجہ سے زید نے ان کو طلاق دے دی۔جب زینب رضی اللہ عنہا کی عدت پوری ہوگئی تو آنحضرت ﷺ نے زید ہی کو حکم دیا کہ تم خد جاکر زینب سے میرے نکاح کا پیغام دو،حضرت زینب نے استخارہ کیا،پھراس کے بارے میں قرآن کی آیت نازل ہوئی پھر آپ حضرت زینب کے گھر تشریف لے گئے۔حضرت زینب ٤ ہجری میں آپ کی زوجیت میں آیئں اور بعض کہتے ہیں کہ ٥ ہجری میں آپ سے نکاح ہوا،نکاح کے وقت حضرت زینب کی عمر ٣٥ سال تھی ،٢٠ ہجری میں مدینہ منورہ میں انتقال کیا ،حضرت عمرنے نماز جنازہ پڑھائی،انتقال کے وقت پچاس یاں ترپن سال کی عمر تھی۔[11]

8۔ام المومنین جویریہ بنت حارث بن ضرار رضی اللہ عنہا:

حضرت جویریہ حارث بن ضرار سردار بنی المصطلق کی بیٹی تھیں،پہلا نکاح مسافع بن صفوان مصطلقی سے ہوا تھا، جو غزوہ مریسیع میں مارا گیا،اس غزوہ میں جہاں اور بہت سے بچے اور عورتیں گرفتار ہوئے،ان میں جویریہ بھی تھیں،آنحضرت ﷺ نے ان کو آزاد کر کے اپنی زوجیت میں لے لیااور چار سو درہم مقرر کیا،۵ہجری میں آپ کی زوجیت میں آئیں،اس وقت آپ بیس سال کی تھیں اور ربیع الاول ۵۰ ہجری میں انتقال کیا،اس وقت آپ کا سن ٦٥ سال کا تھا۔مروان بن حکم نے جو اس وقت امیر مدینہ تھے نماز جنازہ پڑھائی اور مدینہ منورہ کے مشہور قبرستان جنت البقیع میں مدفون ہوئیں۔[12]

9۔ام المومنین ام حبیبہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہا:

رملہ آپ کا نام اورام حبیبہ رضی اللہ عنہا آپ کی کنیت تھی،ابوسفیان بن حرب اموی قریش کے مشہور سردار کی بیٹی تھیں،والدہ کا نام صفیہ بنت ابی العاص تھاجو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی پھوپھی تھیں،بعثت سے ١٧ سال پہلے پیدا ہوئیں،پہلا نکاح عبید اللہ بن جحش سے ہوا۔ام حبیبہ رضی اللہ عنہا ابتداء ہی میں مسلمان ہوئیں اور ان

کے شوہر بھی اسلام لے آئے اور دونوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی، وہاں جا کر ایک لڑکی پیدا ہوئی، جس کا نام حبیبہ رکھا، اسی کے نام پر ام حبیبہ کنیت رکھی گئی اور پھر اسی کنیت سے مشہور ہوئیں، چند روز کے بعد عبید اللہ بن جحش تو اسلام سے مرتد ہو کر عیسائی بن گیا، مگر ام حبیبہ رضی اللہ عنہا برابر اسلام پر قائم رہیں۔ چونکہ بعثت سے سترہ سال پہلے پیدا ہوئیں، لہذا اس حساب سے آنحضرت ﷺ کے نکاح کے وقت آپ کی عمر ۳۷ سال تھی ٤٤ھ میں مدینہ منورہ میں انتقال کیا [13] وفات کے وقت عمر ٧٤ سال تھی۔

10۔ام المومنین صفیہ بنت حیي بن اخطب رضی اللہ عنہا:

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا حیي بن اخطب سردار بنی نضیر کی بیٹی تھیں، حیي حضرت موسی علیہ السلام کے بھائی حضرت ہارون بن عمران علیہ السلام کی اولاد میں سے تھا، ماں کا نام ضرہ تھا۔ پہلا نکاح سلام بن مشکم قرظی سے ہوا۔ سلام کے طلاق دے دینے کے بعد کنانہ بن ابی الحقیق سے نکاح ہوا۔ [14] کنانہ غزوہ خیبر میں مقتول ہوا اور یہ گرفتار ہوئیں۔ رسول ﷺ نے ان کو آزاد کر کے اپنی زوجیت میں لے لیا اور یہی ان کا مہر مقرر پایا۔ خیبر سے چل کر آپ مقام صہبا میں اترے جو خیبر سے ایک منزل ہے، وہاں پہنچ کر عروسی فرمائی اور یہیں ولیمہ فرمایا۔ [15] ماہ رمضان ٥٠ میں وفات پائی اور جنت البقیع میں دفن ہوئیں۔

11۔ام المومنین میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا:

میمونہ آپ کا نام ہے۔ باپ کا نام حارث اور ماں کا نام ہند تھا۔ ماہ ذی قعدہ ٧ھ میں جب آپ عمرہ حدیبیہ کی قضا کرنے کے لئے مکہ تشریف لائے اس وقت آپ کی زوجیت میں آئیں، ابن سعد کہتے ہیں کہ یہ آپ کی آخری بیوی تھیں جن کے بعد آپ نے پھر کسی اور سے نکاح نہیں فرمایا، آپ سے پہلے ابو رہم بن عبد العزیٰ کے نکاح میں تھیں، ابو رہم کے انتقال کے بعد آپ کی زوجیت میں آئیں پانچ سو درہم مہر مقرر ہوا۔ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ نکاح اور عروسی دونوں مقام سرف ہی میں ہوئے اور ٥١ھ میں مقام سرف میں اسی جگہ انتقال کیا جہاں عروسی ہوئی تھی اور وہیں دفن ہوئیں۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ [16]

یہ گیارہ ازواج مطہرات ہیں جو آنحضرت ﷺ کی زوجیت میں رہیں اور امہات المومنین کے لقب سے مشہور ہوئیں اور چند عورتیں ایسی بھی ہیں کہ جن سے آپ ﷺ نے نکاح تو فرمایا

لیکن مقاربت سے پہلے ہی ان کو اپنی زوجیت سے جدا کر دیا ، جیسے اسماء بنت نعمان جونیہ اور عمرہ بنت یزید کلا بیہ۔

اولاد اکرام

آنحضرت ﷺ کی اولاد کے بارے میں اقوال مختلف ہیں۔سب سے زیادہ معتبر اور مستند قول یہ ہے کہ تین صاحبزادے اور چار صاحبزادیاں تھیں۔ قاسم، عبداللہ جن کو طیب اور طاہر کے نام سے بھی پکارا جاتا تھا۔ابراہیم رضی اللہ عنہ ،زینب، رقیہ، ام کلثوم، فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا،صاحبزادیوں کے بارے میں کوئ اختلاف نہیں۔ بالاتفاق چار تھیں۔چاروں بڑی ہوئیں،بیاہی گئیں،اسلام لائیں،ہجرت کی،حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی کوئی اختلاف نہیں۔یہ بالاتفاق آپ کی ام ولد ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہاکے بطن سے تھے اور بچپن ہی میں انتقال کر گئے۔حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کے سوا تمام اولاد حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا ہی کے بطن سے ہے اور کسی بیوی سے آپ ﷺ کی کوئی اولاد نہیں ہوئی۔

● حضرت قاسم:

آپ کی اولاد میں سب سے پہلے حضرت قاسم پیدا ہوئے اور بعثت نبوی سے پیشتر ہی انتقال کر گئے، صرف دو سال زندہ رہے اور بعض کا قول ہے کہ سن تمیز کو پہنچ کر وفات پائی اور آنحضرت ﷺ کی کنیت ابو القاسم انہی کے انتساب سے تھی۔[17]

● حضرت زینب رضی اللہ عنہا:

حضرت زینب آپ کی صاحبزادیوں میں بالاتفاق سب سے بڑی ہیں ، بعثت سے دس سال پہلے پیدا ہوئیں اوراسلام لائیں اور بدر کے بعد ہجرت کی، اپنے خالہ زاد بھائی ابو العاص بن ربیع سے بیاہی گئیں۔شروع ۸ ھ میں انتقال کیا۔ایک لڑکا اور ایک لڑکی اپنی یادگار چھوڑی۔لڑکے کا نام علی تھا اور لڑکی کا نام امامہ تھا۔

● حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا:

حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا آپ کی دونوں صاحبزادیاں ابولہب کے بیٹوں سے منسوب تھیں،رقیہ رضی اللہ عنہا عتبہ بن ابی لہب سے اور ام کلثوم رضی اللہ عنہا عتیبہ بن ابی لہب سے۔

فقط نکاح ہوا تھا، عروسی نہیں ہوئی تھی۔ جب تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَّتَبَّ نازل ہوئی تو ابو لہب نے بیٹوں کو بلا کر کہا کہ اگر تم محمد کی بیٹیوں کو طلاق نہ دو گے تو سمجھ لو کہ تمہارے ساتھ میرا سونا اور بیٹھنا حرام ہے۔ دونوں بیٹوں نے باپ کے حکم کی تعمیل کی اور عروسی سے پہلے ہی آپ کی دونوں صاحبزادیوں کو طلاق دے دی۔ آپ ﷺ نے حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کر دیا۔

● حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا:

ام کلثوم رضی اللہ عنہا اسی کنیت کے ساتھ مشہور تھیں، بظاہر یہ کنیت ہی آپ کا نام تھا اس کے علاوہ آپ کا کوئی نام ثابت نہیں، حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد ماہ ربیع الاول ۳ھ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے نکاح میں آئیں، چھ سال حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہیں اور کوئی اولاد نہیں ہوئی ، ماہ شعبان 9ھ میں
انتقال کیا۔ رسول ﷺ نے نماز جنازہ پڑھائی۔[18]

● حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا:

فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ کا نام اور زہراء اور بتول یہ دو آپ کے لقب تھے۔ ابن عبدالبر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بعثت کے پہلے سال میں پیدا ہوئیں، ابن جوزی کہتے ہیں کہ بعثت سے پانچ سال پیشتر پیدا ہوئیں جبکہ قریش خانہ کعبہ کی تعمیر کر رہے تھے۔[19] آپ کی تمام صاحبزادیوں میں حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سب سے چھوٹی ہیں۔ ۲ ھ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ نکاح ہوا۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پانچ اولاد ہوئیں تین لڑکے اور دو لڑکیاں حسن ،حسین، محسن، ام کلثوم ، زینب۔ سوائے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے اور کسی صاحبزادی سے آنحضرت ﷺ کی نسل کا سلسلہ نہیں چلا۔ آنحضرت ﷺ کی وفات کے چھ مہینے بعد ماہ رمضان 11ھ میں حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا نے انتقال فرمایا۔[20]

● حضرت ابراہیم:

حضرت ابراہیم آنحضرت ﷺ کی آخری اولاد میں ہیں جو ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے ماہ ذی الحجہ ۸ھ میں پیدا ہوئے، ساتویں روز آپ نے عقیقہ کیا، عقیقہ میں دو مینڈھے ذبح کرائے، سر منڈوایا گیا، بالوں کے برابر

چاندی تول کر صدقہ کی گئی اور بال زمین میں دفن کئے گئے اور ابراہیم نام رکھا اور عوالی میں ایک دودھ پلانے والے کے حوالے کیا، کبھی کبھی آپ تشریف لے جاتے اور گود میں لے کر پیار کرتے۔ تقریباً پندرہ سولہ مہینہ زندہ رہ کر ۱۰ھ میں انتقال کیا، جس روز انتقال ہوا اتفاق سے اس روز سورج گرہن ہوا۔ عرب کا یہ عقیدہ تھا کہ جب کوئی بڑا شخص مرتا ہے تو سورج گرہن ہوتا ہے۔ اس لئے آپ نے اس عقیدہ فاسدہ کے رد کرنے کے لئے خطبہ دیا کہ چاند اور سورج اللہ کی نشانیاں ہیں۔ کسی کے مرنے یا جینے سے ان کا گہن نہیں لگتا، اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے کہ جب ایسا دیکھو تو نماز پڑھو اور دعا کرو اور صدقہ دو۔[21]

سراری یعنی کنیزیں

آنحضرت ﷺ کی چار کنیزیں تھیں، جن میں سے دو مشہور ہیں۔

1۔ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا:

یہ آپ کی ام ولد ہیں، آپ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم انہی کے بطن سے ہیں۔ ماریہ قبطیہ کو مقوقس شاہ اسکندریہ نے بطور نذرانہ آپ کی خدمت میں بھیجا تھا۔ ماریہ قبطیہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت ۱۶ھ میں انتقال کیا اور بقیع میں دفن ہوئیں۔

2۔ریحانہ بنت شمعون رضی اللہ عنہا:

ریحانہ خاندان بنو قریظہ یا بنی نضیر سے تھیں، اسیر ہو کر آئیں اور بطور کنیز آپ کے حضور میں رہیں، حجۃ الوداع کے بعد ۱۰ھ میں انتقال کیا اور بقیع میں دفن ہوئیں اور ایک قول یہ ہے کہ آپ نے ان کو آزاد کر کے نکاح فرمایا تھا۔

نفیسہ رضی اللہ عنہا:

نفیسہ اصل میں المومنین زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش کی جاریہ تھیں، ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے ناراض ہو گئے تھے، دو تین مہینہ تک آپ ناراض رہے، جب آپ راضی ہوئے تو حضرت زینب رضی اللہ عنہا اس خوشی میں اپنی باندی نفیسہ آپ کو ہبہ کر دی تھی۔ ان کے علاوہ ایک اور کنیز تھیں جن کا نام معلوم نہیں ہو سکا۔[22]

حلیہ نبوی ﷺ

آنحضرت ﷺ نہ زیادہ لمبے تھے اور نہ پست قد، میانہ قد تھے، سر بڑا تھا، ریش مبارک گھنی تھی، آپ کے سر مبارک اور ریش مبارک میں گنتی کے تقریباً پچیس بال سفید تھے، چہرہ انور نہایت خوب صورت اور نورانی تھا، جس نے بھی آپ کا چہرہ انور دیکھا ہے اس نے حضور ﷺ کے چہرہ انور کو چودھویں رات کے چاند کی طرح منور بیان کیا ہے۔آپ کے پسینہ میں ایک خاص قسم کی خوشبو تھی، چہرہ انور سے جب پسینہ ٹپکتا تو موتیوں کی طرح معلوم ہوتا، حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے دیباج اور حریر کو آپ کی جلد سے زیادہ نرم نہیں دیکھا اور مشک و عنبر میں آپ کے بدن معطر سے زیادہ خوشبو نہیں سونگھی۔

- **مہر نبوت:**

دونوں شانوں کے درمیان دائیں شانہ کے قریب مہر نبوت تھی، صحیح مسلم میں ہے کہ حضور پر نور ﷺ کے دوشانوں کے درمیان میں ایک سرخ گوشت کا ٹکڑا کبوتر کے انڈے کے مانند تھا۔

- **ریش مبارک:**

ریش مبارک یعنی ڈاڑھی آپ کی گھنی تھی۔آپ اسے بالکل کترواتے نہ تھے،البتہ مونچھیں کترواتے تھے مگر گاہ بگاہ جو بال زائد ہو جاتے تھے ان کو کتروادیتے تھے تاکہ صورت بدنمانہ معلوم ہو، چونکہ ڈاڑھی تمام انبیاء و مرسلین کی سنت تھی۔

لباس نبوی ﷺ

آنحضرت ﷺ کا لباس نہایت سادہ اور معمولی ہوتا تھا، فقیرانہ اور درویشانہ زندگی تھی، عام لباس آپ کا تہبند، چادر، کرتہ، جبہ اور کمبل تھا جس میں پیوند لگا ہوتا تھا۔آپ کو سبز لباس پسند تھا آپ کی پوشاک عموماً سفید ہوتی تھی۔

- **چادر**۔۔ یمنی چادر جس پر سبز اور سرخ خطوط ہوں آپ کو بہت مرغوب تھی جو برد یمانی کے نام سے مشہور تھی، خالص سرخ سے منع فرماتے۔
- **ٹوپی**۔۔ سر سے چمٹی ہوتی تھی اور اونچی ٹوپی کبھی استعمال نہیں فرمائی، ابو کبشہ انماری سے مروی ہے کہ صحابہ کرام کی ٹوپیاں چپٹی سر سے لگی ہوئی ہوتی تھیں، اونچی نہیں ہوتی تھیں۔

- **عمامہ۔۔** آنحضرت ﷺ عمامہ کے نیچے ٹوپی کا التزام رکھتے تھے، فرماتے ہیں کہ ہم میں اور مشرکین میں بھی فرق ہے کہ ہم ٹوپیوں پر عمامہ باندھتے ہیں۔[23]
- **پاجامہ۔۔** حدیث میں ہے کہ آپ نے منٰی کے بازار میں پاجامہ بکتا ہوا دیکھا، دیکھ کر اسے پسند فرمایا اور فرمایا کہ اس میں بہ نسبت ازار کے تستر زیادہ ہے اور اس کو خرید فرمایا۔ لیکن استعمال کرنا ثابت نہیں۔
- **قمیص۔۔** پیراہن آپ کو بہت محبوب تھا، سینہ پر اس کا گریبان تھا، کبھی کبھی اس کی گھنڈیاں کھلی ہوئی ہوتی تھیں۔
- **لنگی۔۔** آپ کے تمام کپڑے ٹخنوں سے اوپر رہتے تھے، بالخصوص آپ کا تہمد آندھی پنڈلی تک ہوتا تھا۔
- **موزے۔۔** موزے بھی استعمال فرماتے تھے اور ان پر مسح فرماتے۔
- **گدا۔۔** آپ کا گدا ایک چمڑے کا ہوتا تھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوتی تھی اور بسا اوقات حضور پر نور ﷺ ایک بوریے پر سویا کرتے تھے۔ حصیر بوریا آپ کا بستر تھا۔
- **انگوٹھی۔۔** دست مبارک میں چاندی کی انگوٹھی بھی استعمال فرماتے تھے، آنحضرت ﷺ نے جب قیصر روم اور نجاشی شاہ حبشہ وغیرہ کو دعوت اسلام کے خطوط لکھنے کا ارادہ فرمایا کہ سلاطین بدون مہر کے کوئی تحریر قبول نہیں کرتے، اس لئے آپ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی، جس میں تین سطروں میں اوپر نیچے محمد، رسول، اللہ لکھا ہوا تھا۔
- **نعلین مبارک۔۔** نعلین مبارکین چپل کے طرز کے ہوتے تھے کہ جس میں نیچے صرف ایک تلا ہوتا تھا اور اوپر دو تسمے لگے ہوتے تھے جن میں انگلیاں ڈال لیتے تھے۔

حوالہ جات

[1]- ابن حجر، العسقلانی، اصابہ ،ج ٤: ص ٢٨١

[2]- زرقانی، شرح مواہب لدنیہ، ج ٣: ص ٢٢٠

[3]- ابن ہشام، سیرۃ النبی ،ج ٢: ص ٢٦،٢٥

[4]- زرقانی، شرح مواہب، ج ٣: ص ٢٢٩

5- زرقانی، شرح مواہب ،ج۳:ص۲۲۹-۲۳۶

6- زرقانی، شرح مواہب ،ج۳:ص۲۳۶

7- ابن حجر، الاصابہ ،ج٤:ص۲٥۳

8- ابن حجر،الاصابہ،ج٤:ص۲۷۳

9- ابن سیدالناس،عیون الاثر،ج۲:ص۳۰٤

10- زرقانی،شرح مواہب،ج۳،ص۲٤۱

11- ابن حجر،الاصابہ ٤۷۰ج٤:ص ۳۱٤

12- ابن حجر، الاصابہ ۱٥۲۱ج٤:ص۲٦٥ ۔زرقانی ،شرح مواہب ج:۳،ص۲٥۲

13- زرقانی، شرح مواہب، ج۳:ص۲٤٥

14- ابن سیدالناس،عیون الاثر،ج۲:ص۳۰۷

15- ابن سید الناس، عیون الاثر، ج۲:ص۳۰۷۔زرقانی ،شرح مواہب ،ج۳:ص۲٥٥

16- ابن حجر، الاصابہ ۱۰۲٦۱ج٤:ص٤۱۱

17- زرقانی،محمد بن عبدالباقی،شرح مواہب لدنیہ،ج۳:ص۱۹۳

18- زرقانی، شرح مواہب ج۳:ص۱۹۹

19- ابن حجر،الاصابہ ۸۳۰،ج٤:ص۳۷۷۔زرقانی،شرح مواہب،ج۳:ص۲۰۲

20- ابن حجر ،الاصابہ ۸۳۰ج٤:ص۳۷۹

21- زرقانی، شرح مواہب،ج۳:ص۲۱٤

22- زرقانی، شرحمواہب،ص۲۷۱تا۲۷٤

23- ابوداؤد، کتاب السنن٤۰۷۸،ج٤:ص٥٥ ،باب:فی العائم کتاب اللباس

1- Ibn Hajar, Al-Asqalani, Asaba, Vol. 4: p. 281
2- Zarqani, Sharh Muahib Ladniyyah, Volumul 3: p. 220
3- Ibn Hisham, Seerah al-Nabi, Volumul 2: p. 25, 26
4- Zarqani, Sharh Muahib, vol.3: p.229
5- Zarqani, Sharh Muahib, Volumul 3: pp. 229-236

6- Zarqani, Sharh Muahib, vol.3: p.236
7- Ibn Hajar, Al-Asaba, Vol. 4: p. 253
8- Ibn Hajar, Al-Asaba, Vol. 4: p. 273
9- Ibn Sayyid al-Nas, Ayun al-Athar, Vol. 2: p. 304
10- Zarqani, Sharh Muahib, vol.3, p.241
11- Ibn Hajar, Al-Asaba 470 J4: p. 314
12- Ibn Hajar, al-Asaba 251, p. 265. Zarqani, Sharh al-Mawahib, p. 252.
13- Zarqani, Sharh Muahib, Vol.3: p.245
14- Ibn Sayyid al-Nas, Ayun al-Athar, Vol. 2: p. 307
15- Ibn Sayyid al-Nas,Ayun al-Athar,vol2:p.307.Zarqani,Sharh al-Moahib,vol.3:p. 255.
16- Ibn Hajar, Al-Asabah 1026 J4: p.411
17- Zarqani, Muhammad bin Abd al-Baqi, Sharh Muahib Ladniyyah, Vol. 3: p. 193
18- Zarqani, Sharh Muahib vol.3: p.199
19- Ibn Hajar, Al-Asabah 830, Vol. 4: p. 377. Zarqani, Sharh Muahib, Vol. 3: p. 202.
20- Ibn Hajar, Al-Asaba 830 J4: p. 379
21- Zarqani, Sharh Muahib, vol.3: p.214
22- Zarqani, Sharehmawhab, p. 271-274
23- Abu Dawud,Kitab al-Sunan 4078,Vol.4: p.55,Capitolul:Fi al-Aim, Kitab al-Darb